مراسلات

مکرّمی! تسلیمات و نیاز!

"فکر و نظر" کا تازہ شمارہ ملا۔ اور "انوار صولت" کا مضمون پڑھا، جو اُنھوں نے خواجہ محمد خان اسد صاحب کے کتب خانے کے بارے میں لکھا ہے۔ چونکہ اس کتب خانے سے راقم نے بھی استفادہ کیا ہے اور تقریباً جملہ کتابیں دیکھی ہیں۔ اس لئے انوار صولت کے مضمون میں کئی خامیاں پہلی نظر میں کھٹکیں۔

اوّلاً۔ مصنف نے "نایاب رسائل" کے زیرِ عنوان بہادر شاہ ظفر کا قصہ حضرت بلالؓ کا ذکر کیا ہے، اور ساتھ ہی ماہناموں کا تذکرہ ہے۔ حالانکہ رسالہ بمعنی مختصر کتاب اور ماہنامہ و ہفت روزہ میں تفریق لازمی تھی۔

ثانیاً۔ جن رسالوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ نایاب نہیں البتہ کمیاب ضرور ہیں مثلاً الالبقا (جسے الایقار کتابت کیا گیا ہے) اور الفرقان وغیرہ۔

ثالثاً۔ بعض رسائل کے نام ہی غلط لکھے ہیں۔ مثلاً دائرۃ المعارف کوئی پرچہ نہیں ہے۔ البتہ "معارف" دار المصنفین اعظم گڑھ کا ترجمان ہے۔ اور ہر جلد کے اختتام پر "معارف" کی طرف سے جو فہرست مضامین شائع ہوتی ہے اُسے "دائرۃ المعارف" لکھا جاتا ہے۔

رابعاً۔ رسائل کی جلدیں بتاتے ہوئے غلط طرزِ اظہار اختیار کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر صولت صاحب نے یوں لکھا ہے۔

"الہلال ۱۹۱۴ء پچیس جلد"۔ ظاہر ہے صرف ۱۹۱۴ء میں الہلال کی پچیس جلدیں شائع نہیں ہوئیں۔ کیا ایک دو شمارے کی جلد ہوتی تھی۔ بلکہ درست یہ ہے کہ الہلال کے پچیس (۲۵) شمارے۔

قلمی نسخوں میں صولت صاحب نے تاریخ ارادت خان کے بارے میں لکھا ہے کہ "اس کو حال ہی میں مولانا غلام رسول مہر نے ترجمہ و ترتیب کے ساتھ ادارۂ تحقیقاتِ پاکستان پنجاب یونیورسٹی لاہور سے شائع کیا ہے۔"

مولانا غلام رسول نے اس کتاب کا ترجمہ شائع نہیں کیا بلکہ کتاب کی تہذیب کی ہے اور آخر میں تعلیقات شامل کی ہیں۔ والسلام۔ اختر راہی

ماہ ستمبر کا پرچہ آج ہی ملا۔ ملتے ہی "نظرات" کا مطالعہ کیا۔ آپ نے پاکستان کے موجودہ حالات کا جو تجزیہ کیا ہے اور قوم کی بیماری کا جو علاج تجویز کیا ہے وہ سو فی صد صحیح ہے۔ یہ ہر محب وطن پاکستانی کے دل کی آواز ہے۔ پاکستانی ایک قوم کی حیثیت سے تب ہی زندہ رہ سکتے ہیں جب وہ اپنی منزل کا تعین کر کے اس کی طرف آگے بڑھیں۔ یہ کون نہیں جانتا کہ بانیٔ پاکستان قائداعظم مرحوم سے لے کر ایک ادنیٰ کارکن تک جو تحریکِ پاکستان سے وابستہ رہا، اسلام ہی کے نام پر برصغیر کے مسلمانوں کو جمع کیا اور ان کے جذبۂ ملی کو بیدار کر کے پاکستان حاصل کیا۔

پرچہ کے سلسلہ میں ایک درخواست کروں گا کہ آپ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی سے "فکر و نظر" کا ایک بنگلہ ایڈیشن بھی شائع کریں تاکہ مشرقی بازو کے لوگ بھی اس پرچہ کے تعمیری اور تحقیقی مضامین سے فیضیاب ہو سکیں۔ اُمید ہے کہ آپ اس پر غور فرمائیں گے۔ نیاز مند

پروفیسر محمد ہلال الدین۔ قائداعظم کالج۔ ڈھاکہ۔

منجانب ادارہ:۔

بحمد اللہ ادارہ اپنے بنگلہ ماہوار رسالہ "سندھان" میں "فکر و نظر" کے اکثر علمی مقالات کا ترجمہ دیگر طبعزاد مقالات کے ساتھ ہر ماہ شائع کرتا ہے۔ (ایڈیٹر)